سیدنا کا مطلب اور استعمال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سیدنا کا کیا مطلب ہے، اور کیا یہ اہل بیت اور صحابہ کرام کیلئے یکساں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ذرا جلدی جواب دیں اللہ آپ کو اجر دے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اور سیدنا کا معنی ہے ہمارے سر دار جیسے ہماری عام بول چال میں جناب ہندی میں شری وغیرہ۔ چنانچہ قرآن، Sir، قرآن وحدیث اور لغت عرب میں سید، ایک اعزازی لفظ ہے، جو سر دار کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اور سیدنا کا معنی ہے ہمارے سردار۔ قرآن کریم اور حدیث پاک اور لغت عرب، قدیم وجدید میں، یہ لفظ جس طرح اللہ کے نیک بندوں کے لیے استعمال ہوتا ہے اور ہوا ہے۔ اسی طرح غیر مسلم زعماء کے لیے بھی استعمال ہوا ہے اور ہوتا ہے۔ ظاہر ہے لفظ سرداری جس طرح مال ودولت وعہدہ دنیا کی خبر دیتا ہے اسی طرح روحانی، ایمانی واخروی سرداری پر بھی دلالت کرتا ہے۔ قرآن کریم میں ہے کہ قیامت کے دن مجرم ومنکر عوام، اللہ تعالی کے حضور بطور شکوہ ومعذرت کہیں گے ''وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا o رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا o'' اور وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! بیشک ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کا کہا مانا تھا تو انہوں نے ہمیں (سیدھی) راہ سے بہکا دیا ہے اے ہمارے رب! انہیں دوگنا عذاب دے اور اُن پر بہت بڑی لعنت کرے سید کا معنی السید الذی فاق غیرہ بالعقل والمال ولدفع ولنفع، المعطی لہ فی حقوقہ، المعین بنفسہ، السیادة الشرف، السید الرئیس الذی لا یغلبہ غضبہ العابد الورع الحلیم سمی سید لانہ یسود سواد الناس السید الکریم السید الملک السید السخی سادہ (سید مرتضی حسین زبیدی مصری، تاج العروس، شرح القاموس، 3842 سید وہ ہے، جو دوسروں پر عقل ومال کے حساب سے، تکلیف دور کرنے اور فائدہ پہنچانے کے لحاظ سے فائق ہو، دوسروں کو حقوق دینے والا ہو۔ اپنی ذات سے مدد کرے سیادت کا معنی ہے بزرگی، سید، رئیس۔ سید وہ جس پر غصہ غالب نہ ہو۔ عبادت گزار، پرہیزگار، برداشت کرنے والا۔ اس کو سید اس لیے کہا جاتا ہے کہ لوگوں کی جماعت میں فائق ہوتا ہے۔ سید کریم، سید بادشاہ، سید سخی، اس کی جمع سادة ہے۔ السید الرب، المالک، الفاضل، الکریم، الحلیم محتمل اذی قومہ، الزوج، الرئیس، المقدم (علامہ ابن منظور، لسان العرب، 6 : 422، طبع بیروت سید کا مطلب ہے پالنے والا، مالک، صاحب شرف، صاحب فضیلت، کریم، بردبار قوم کی تکلیف برداشت کرنے والا، خاوند، رئیس سب سے آگے رہنے والا۔ قرآن سنت یا لغت عرب میں سید قوم کہیں بھی ثابت نہیں۔ بلکہ محض تعظیم وتکریم کے طور پر لفظ استعمال ہوتا ہے۔ لہذا تعظیما صحابہ اور اہل بیت (اہل بیت سے آج کے شیعہ مراد نہیں ہیں۔ بلکہ خانوادہ نبوت مراد ہے) کے لئے یکساں طور پر اسے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس کو اہل بیت کے ساتھ خاص کرنے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ